مولانا ابو ریحان سیالکوٹی

(قسط چہارم)

کشف سبائیت

میں نے مولانا سندیلوی کی پوری عبارت کیوں نقل نہیں کی

اپنے "الجواب" کے ع۲ کے تحت قاضی صاحب نے پہلے سندیلوی صاحب کی وہ عبارت نقل کی ہے جو وہ اپنی کتاب "خارجی فتنہ" میں بھی نقل کر آئے تھے، اس کے بعد مجھ سے یوں سوال کیا ہے کہ:۔

" یہاں ابو ریحان صاحب سے ہمارا سوال یہ ہے کہ آپ نے مولانا سندیلوی کی وہ پوری عبارت کیوں نقل نہیں کی جو میں نے خارجی فتنہ میں نقل کی تھی الخ" (ص۳۷، ص۳۸)

۱۔ جواباً عرض ہے کہ اگر میں بھی مولانا سندیلوی کی وہ عبارت نقل کر دیتا تو پھر کیا ہو جاتا؟ کیا اس سے آپ کی عبارت کی سبائیت میں کوئی تخفیف آ جاتی؟ آپ نے پہلے اس کو خارجی فتنہ میں اور اب یہاں نقل کر کے کونسا میدان مار لیا ہے کہ میں پیچھے رہ گیا ہوں؟ اگر آپ سمجھتے ہیں کہ اس سے آپ کی عبارت کی سبائیت میں کچھ بھی تخفیف آ سکتی ہے تو یہ آپ کی خام خیالی اور غلط فہمی ہے جیسا کہ ابھی ان شاء اللہ بیان ہوا چاہتا ہے۔

۲۔ پھر سندیلوی صاحب کی عبارت تو آپ کے نزدیک خارجیت و ناصبیت کی ترجمانی تھی اور "خارجی فتنہ" میری کتاب کا موضوع نہ تھا، بلکہ میری کتاب کا موضوع تو سبائی فتنہ تھا، دوسرے لفظوں میں میری بحث سندیلوی صاحب کی عبارتوں پر نہ تھی بلکہ آپ کی عبارتوں پر تھی، ان کی عبارتیں تو میں نے بوقت ضرورت ہی نقل کرنی تھیں اور ضرورت پڑنے پر نقل بھی کی ہیں، لیکن یہاں مجھے اس کی ضرورت نہ پڑی تھی۔

۳۔ سندیلوی صاحب کی اس عبارت کو نقل کر کے اس پر گفتگو آپ کر چکے تھے۔ اس پر نہ تو مجھے کسی قسم کے اضافے کی ضرورت تھی، نہ مجھے سندیلوی صاحب کی صفائی ہی دینا تھی اور نہ اس سے آپ کی عبارت کی

سبائیت میں کوئی تخفیف ہی ہوسکتی تھی، پھر یہ فضول کام میں کرتا تو آخر کیوں؟

۴۔ اگر میں نے یہاں سندیلوی صاحب کی پوری عبارت نقل نہیں کی تو ادھوری بھی کب نقل کی ہے؟ پھر آپ "پوری" کا لفظ لکھ کر میرے بارے میں قارئین کو مغالطہ کیوں دے رہے ہیں؟

۵۔ میرے مخاطب آپ تھے سندیلوی صاحب نہ تھے، میں نے تو آپ کی ہی عبارتیں نقل کرنی تھیں سندیلوی صاحب آپ کے مخاطب تھے، ان کی پوری یا ادھوری عبارت نقل کرنا، نہ کرنا آپ کا کام تھا، اور آپ کی ہی ضرورت تھی، میرا نہ یہ کام تھا اور نہ یہ میری ضرورت ہی تھی۔ سو آپ نے اپنی عبارتی واستدلالی سبائیت میں تخفیف پیدا کرنے کے لئے ان کی عبارت نقل کر دی ہے۔ اب یہ جائزہ لینا میرا کام ہے کہ اس سے آپ کی عبارتی و استدلالی سبائیت میں کچھ تخفیف ہوئی یا نہیں؟ سو اپنا یہ کام ان شاء اللہ آپ دیکھیں گے کہ میں کس طرح پورا انجام دیتا ہوں۔

میں نے صرف اتنا کیوں لکھ دیا کہ الخ

اپنے اوپر والے سوال کو مکمل کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ:

"اور مولانا سندیلوی کے متعلق صرف اتنا کیوں لکھ دیا کہ "سندیلوی صاحب نے حضرت علیؓ کے موقف کی وضاحت کرتے ہوئے آپ کی رائے کا ماخذ سورۃ التوبہ کی آیت السابقون الاولون من المہاجرین والانصار، الآیہ کو بتلایا تھا، حضرت قاضی صاحب مدظلہ' اس آیت کو حضرت معاویہؓ پر پلٹتے ہوئے پہلے تو یہ بتلاتے ہیں کہ اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے تین طبقوں پر اپنے راضی ہونے کا اعلان فرمایا ہے" الخ صـ۳۸)

جواباً عرض ہے کہ مولانا سندیلوی کے متعلق صرف اتنا میں نے اس لئے لکھ دیا تھا کہ یہی بنیادی فرق تھا آپ کی اور سندیلوی صاحب کی عبارت، استدلال، طرزِ استدلال اور نتیجۂ استدلال میں یہی وہ مرکزی نکتہ تھا۔ جہاں سے آپ کی اور سندیلوی صاحب کی راہیں ایک دوسرے سے جدا ہوتی تھیں، یہی بات مابہ الامتیاز تھی، سُنی طرزِ استدلال اور سبائی طرزِ استدلال میں۔ جیسا کہ تفصیلِ ذیل سے ان شاء اللہ ابھی معلوم ہوتا ہے چنانچہ ملاحظہ ہو کہ:

کیا سندیلوی عبارت سے مظہری عبارت کی، سبائیت میں کوئی تخفیف آسکتی ہے؟

سندیلوی صاحب کی جو طویل عبارت قاضی صاحب نے "خارجی فتنہ" کے بعد

یہاں بھی نقل کی ہے حضرت

معاویہؓ کے خلاف اپنی عبارت کو ہر لحاظ سے حق بجانب باور کرانے کے لئے اس کے جس حصے سے ان کا استدلال ہے اس کو انہوں نے خود ہی خط کشیدہ کر کے علیحدہ یوں نقل کیا ہے :۔

"آیت مہاجرین و انصار میں سے سابقین اولین کو سب مسلمانوں کا متبوع اور مقتدا قرار دے رہی ہے اور ان کی اتباع کو رضاء الٰہی کا سبب ظاہر کر رہی ہے"

پھر اس کا مطلب بیان کرتے ہوئے اس سے یوں استدلال کیا ہے :۔

"اس کا مطلب یہی ہے کہ باقی مسلمانوں پر مہاجرین اولین کی اتباع لازم ہے اور ان کی اتباع رضاء الٰہی حاصل ہونے کا سبب ہے یعنی مہاجرین اولین کی اگر اتباع کی جائے تو اللہ تعالیٰ راضی ہوگا۔ اگر مولانا ابو ریحان یہ عبارت درج کرتے تو پھر ان کے بہتان[1] کی حقیقت قارئین پر واضح ہو جاتی۔ کیونکہ یہ استدلال تو حضرت علی المرتضیٰؓ کا پیش کردہ ہے جس کو نقل کرنے والے بھی مولانا سندیلوی ہیں" (ص ۳۸)

نیز لکھتے ہیں کہ :۔

"میں نے تو آیت والسابقون الاولون الآیہ سے وہی استدلال پیش کیا ہے جو حضرت علی المرتضیٰؓ نے اس آیت سے اپنے موقف کی تائید میں خود پیش فرمایا تھا اور اس سلسلے میں مولانا سندیلوی کی ہی عبارت پیش کی تھی" (ص ۳۶)

قاضی صاحب فرمانا چاہتے ہیں کہ میں نے حضرت معاویہؓ پر از روئے نص قرآنی حضرت علیؓ کی پیروی کو جو لازم کہا اور ایسی پیروی کے ساتھ ان سے اللہ کی رضاء کو جو مشروط بتایا ہے کہ جس کا نتیجہ اللہ کی رضاء سے ان کا مشرف نہ ہو سکنا ہے۔ تو یہ سب کچھ کہا، بتایا ہوا میرا نہیں ہے بلکہ خود حضرت علی المرتضیٰؓ کا کہا، بتایا ہوا ہے، جس کو نقل بھی سندیلوی صاحب نے کیا ہے۔ اور اس سے قاضی صاحب کا مقصد حضرت معاویہؓ کے خلاف اپنے لکھے، کہے کی تمام تر ذمہ داری سندیلوی صاحب اور حضرت علیؓ پر ڈال کر اس سلسلے کی اپنی عبارت، طرزِ استدلال اور نتیجۂ استدلال کی سیاٸیت کو مبدل بسنیت کرنا یا کم از کم اس میں کچھ تخفیف ہی پیدا کرنا ہے، یہ مقصد ان کا پورا ہوا یا نہیں؟ اس کا جائزہ لینے سے پہلے قارئین کو ایک بنیادی بات بتا دینا فائدے سے خالی نہ ہوگا!

---

[1] (حاشیہ ص ۵۵ پر دیکھیں)

کہ دعویٰ تو قاضی صاحب کا یہ ہے کہ انہوں نے

قاضی صاحب نے اپنی کتاب میں اگر مسلک حق و اعتدال بیان کیا ہے تو وہ اپنے لکھے، لکھے کے نتائج کی ذمہ داری آخر کیوں نہیں قبول کرتے؟

اپنی کتاب میں قرآن و حدیث پر مبنی

اہل السنتہ کے مسلک حق و اعتدال کی ترجمانی کی ہے مسلک حق کے تحفظ کیلئے ہی کتابؒ لکھی ہے اور یہ کہ وہ بالکل مطمئن ہیں کہ مشاجرات صحابہؓ میں ادھر ادھر سے ہٹ کر مسلک حق کی ترجمانی کی خدمت انکو نصیب ہوئی ہے لیکن جب ان کی کسی بات کا اصول اہل السنتہ، قواعد اجتہاد اور صحابہ کی شان کے خلاف ہونا بیان کیاجاتا ہے تو وہ اسکی ذمہ داری اپنے سر لینے کی بجائے اوروں پر ڈالنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اسکو اپنا مسلک کہنے سے گھبراتے ہیں اس کے صحیح یا غلط ہونے کی تصریح کرنے سے کتراتے ہیں۔ حتی کہ اسکو مسلک حق و اعتدال بتانے تک سے بھی پہلو تہی کرتے ہیں۔ اسکی بجائے اہل باطل کی طرح یہ کہنا شروع کردیتے ہیں کہ "یہ میری بات تو نہیں" "یہ تو میں نے فلاں کی بات نقل کی ہے" "میں نے تو یوں صرف صورۃ کہا ہے" "میں نے تو یہ الزاماً کہا ہے" "مثلاً دیکھئے حضرت ابو موسی اشعری اور حضرت عمرو بن العاص (رضی اللہ عنہما) کے خلاف انہوں نے حدیث "ضلا و ضل من اتبعھما" سے استدلال کیا۔ اسکو قرآن کی روشنی میں بالکل صحیح کہا جب بتایا گیا کہ یہ حدیث تو موضوع ہے صحابہ کی شان کے

حاشیہ

لہ کونسا بہتان؟ کیا آپ نے یہ نہیں لکھا کہ حضرت معاویہؓ سے اللہ کی رضا مشروط تھی، مہاجرینؓ وانصارؓ کی اتباع باحسان کے ساتھ، اور کیا آپ نے یہ نہیں لکھا کہ یہ اتباع انہوں نے نہیں کی تھی؟ اگر آپ نے یہ نہیں لکھا توانکار کریں، اور اگر لکھا ہے تو کیا آپ کی ان باتوں کا نتیجہ یہ نہیں نکلتا کہ حضرت معاویہؓ کو اللہ کی رضا نہیں ملی؟ اگر یہ نتیجہ نہیں نکلتا تو صحیح نتیجہ بتائیں اور اگر یہی نتیجہ نکلتا ہے تو پھر یہ بہتان ہوا یا آپ کے ہی لکھے، لکھے کا پورا بیان؟ ۔ ؎ آپ نے تو سندیلوی صاحب کی یہ عبارت درج کردی نا؟ اس سے کون سی حقیقت واضح ہوتی، اور کیا واضح ہوتی؟ بس یہی نا کہ حضرت معاویہؓ کو رضاء الٰہی سے محروم اور نص قرآنی کا مخالف بتانے میں، مَیں تن تنہا نہیں بلکہ اس میں میرے ساتھ سندیلوی صاحب بلکہ خود حضرت علیؓ بھی شریک ہیں، بلکہ اصل تو وہی ہیں مَیں تو اس میں ان کا تابع ہوں یہ؟ یہ حقیقت نہیں بلکہ سندیلوی صاحب پر بالخصوص حضرت علی المرتضیٰؓ پر بہتان ہے، نہ حضرت علیؓ نے ہی یہ کچھ کہا ہے اور نہ سندیلوی صاحب نے ہی یہ کچھ بتایا ہے بلکہ یہ خالص چکوالیت و منظہریت ہے، جیسا کہ قارئین کے سامنے ہے۔!

خلاف ہے تو یہ نہیں بتایا کہ یہ حدیث موضوع ہے یا نہیں؟ صحابہ کی شان کے خلاف ہے یا نہیں؟ میرا استدلال برحق ہے یا نہیں؟ میرا مسلک و عقیدہ یہی ہے یا نہیں؟ اسکو نقل کرکے میں نے مسلک حق و اعتدال کی ترجمانی کی ہے یا نہیں؟ بلکہ اپنے کئے کرے کی ساری ذمہ داری حضرت شاہ ولی اللہ رحمہ اللہ پر ڈالدی کہ میں نے تو وہاں سے نقل کی ہے اور مطمئن ہوگئے کہ مسلک حق واعتدال کی ترجمانی کا حق ادا ہوگیا۔

اسی طرح صحابہ کے بارے میں گناہ، یقیناً سخت نافرمانی نصوص قرآنیہ و حدیثیہ کی مخالفت، اللہ کے حکم کی مخالفت جیسے نازیبا الفاظ بڑی تحدی سے لکھے بلاتکلف لکھے بار بار لکھے جب گرفت کرنے والوں نے گرفت کی تو یہ نہیں بتایا کہ یہ الفاظ صحابہ کی شان کے مطابق ہیں یا نہیں؟ انکا میرے قلم پر آنا صحیح تھا یا غلط؟ اہل السنتہ کا مسلک حق و اعتدال صحابہؓ کے بارے میں ایسے ہی الفاظ لکھنے اور لکھتے ہی چلے جانے کا ہے یا نہیں؟ بلکہ یہ راگ الاپنا شروع کردیا کہ میں نے تو یہ سب کچھ محض "صورۃً" کہا ہے "الزاماً" کہا ہے۔ اور سمجھے کہ اس طرح میرا یہ سب کچھ کہا لکھا جائز ہوگیا۔

یہی حال حضرت معاویہؓ کے خلاف یہاں زیر بحث ان کے استدلال کا ہے اسکو لاجواب استدلال کہا سندیلوی صاحب کو چیلنج دیا کہ "قرآن کا جواب قرآن سے چاہیئے اگر جواب نہیں ہے اور نہ ہوسکتا ہے تو حضرت معاویہؓ کی اجتہادی خطا تسلیم کرکے نص قرآنی کے تقاضا پر عقیدہ رکھیں" لیکن جب ہم نے ان کے اس استدلال کا اصول اہل السنتہ اور قواعد اجتہاد کے خلاف ہونا بیان کیا تو یہ نہیں بتایا کہ یہ مظہری استدلال طرز استدلال اور انداز بیان اصول اہل السنتہ اور قواعد اجتہاد کے خلاف ہے یا نہیں؟ ہمارا بتایا ہوا اسکا سبائی نتیجہ اس سے نکلتا ہے یا نہیں؟ انکا یہ طرز استدلال حضرت معاویہؓ کو رضاء الٰہی سے محروم بناتا ہے یا نہیں؟ صحابہؓ کے خلاف ایسا طرز استدلال اور انداز بیاں اہل السنتہ کا مسلک ہے یا نہیں؟ بلکہ اپنے لکھے کہے کی ساری الا بلا سندیلوی صاحب اور حضرت علیؓ پر ڈالدی کہ یہ سب کچھ تو انہی کا لکھا ہوا کہا ہوا ہے اور خیال کر بیٹھے کہ حضرت معاویہؓ کی شرعی عظمت کے تحفظ کا حق ادا ہوگیا۔

یہاں قاضی صاحب سے ہمارا سوال یہ ہے کہ آپ نے حضرت معاویہؓ کے خلاف اپنا یہ طرز استدلال اور انداز بیاں اپنے تئیں صحیح سمجھ کر اختیار کیا ہے یا غلط سمجھ کر؟ اگر صحیح سمجھ کر اختیار کیا ہے تو بس ہمیں آپ کے اس صحیح سمجھنے سے ہی غرض ہے اس سے ہمیں کوئی غرض نہیں کہ یہ استدلال اور کس کس نے پیش کیا اور کس کس نے نقل کیا ہے پھر پہلے آپ اپنی بات کریں، اسکو حق و صواب کہنے کی جرأت کریں، اسکو اصول اہل السنتہ اور قواعد اجتہاد کے مطابق بنانے، بتانے کی ہمت کریں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کا اس استدلال کو پیش کرنا اور سندیلوی صاحب کا اس کو نقل کرنا ہمیں تب بتلائیں جب ہم اسکا آپ سے پوچھیں۔

اور اگر آپ نے اس طرز استدلال اور انداز بیان کو غلط سمجھتے ہوئے اپنایا ہے تو کیا ایک کی غلطی دوسرے کی غلطی کیلئے حجت ہوسکتی ہے؟ کیا کسی کی غلطی سے دوسرے کی غلطی میں کوئی تخفیف آسکتی ہے؟ پھر اسکو غلط سمجھتے ہوئے بھی جو آپ سندیلوی صاحب اور حضرت علیؓ کو اپنی صفائی میں پیش کررہے ہیں تو اس سے آپ کو کیا فائدہ؟

(باقی آئندہ)